اختر الایمان کی شاعری کا تنقیدی مطالعہ

نام : شاہ عالم
نگراں : پروفیسر شمیم حنفی
شعبۂ اردو
جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی۔۲۵

۲۰۰۱ء

تلخیص

اختر الایمان کی شاعری کا یہ مطالعہ معاصر عہد کے نمائندہ ترین شاعروں میں سے ایک کے ذہن اور تخلیقی مزاج کو سمجھنے کی طالب علمانہ کوشش ہے۔ اختر الایمان کو پڑھنا ایک بھرے پُرے فکری تجربے سے گزرنا ہے۔ وہ اپنے عہد کا شعور رکھنے کے علاوہ شاعری کے منصب کا بھی بہت رچا ہوا شعور رکھتے تھے۔ ہم ان کی نظموں کا مطالعہ کسی غیر متعلق معروض کے طور پر نہیں کرتے بلکہ ان کی وساطت سے دراصل اپنے آپ اور اپنی دنیا کو سمجھنے کے ایک پُرکشش راستے تک پہنچتے ہیں۔

جدید اردو نظم کو فروغ دینے والوں میں اختر الایمان کا نام غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ اس پورے عہد میں اختر الایمان اپنے طرز فکر کے تنہا شاعر ہیں جنہوں نے صرف شاعری کے زور پر خود کو منوایا۔ انھوں نے نہ تو کسی نظریے کی اطاعت قبول کی اور نہ ہی کسی طرح کی شدت پسندی کا شکار ہوئے۔ اختر الایمان کی شاعری کا مطالعہ کیا جائے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ ان کی شاعری معاصر عہد کے پورے آشوب کا احاطہ کرتی ہے۔ ان کے یہاں اجتماعی انسانی مسائل سے گہرا سروکار بھی ہے اور انفرادی درد و اضطراب کا بیان بھی۔ ان کی شاعری آپ بیتی بھی ہے اور جگ بیتی بھی۔ روایتی بھی ہے اور جدید بھی۔ دراصل اختر الایمان کی شاعری کی

مقام بندی آسان نہیں۔ ان کی شاعری پر رواروی میں کوئی حکم نہیں لگایا جاسکتا ۔ نہ تو ان کی شاعری مروجہ طرز فکر کے زمرے میں آتی ہے اور نہ ہی ان کا مزاج حلقے اور ترقی پسندوں سے مناسبت رکھتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ان کی شاعری ایک مجتہدانہ شان رکھتی ہے۔ ان کا شعور غیر رسمی اور غیر روایتی ہے اور ہر عہد کی معنویت سے معمور شاعری کی طرح اختر الایمان کی شاعری کسی معیّن ضابطے کی شاعری نہیں۔

اختر الایمان کی شاعری ،فکری اور فنی دونوں سطحوں پر اپنے معاصرین کی شاعری سے بہت مختلف نظر آتی ہے۔ ہرچند کہ اختر الایمان کے یہاں راشؔد، میراؔجی اور فیضؔ سے اثرات قبول کرنے کی نشاندہی کی جاسکتی ہے۔لیکن اختر الایمان کی حسیّت اور بصیرت اور ان کا آزاد فکری رویہ انھیں اپنے تمام ہم عصروں سے ممیّز کرتا ہے۔ اختر الایمان کی شاعری کا مزاج اپنے تمام معاصرین سے زیادہ زمین بستہ اور کھرا ہے۔

اختر الایمان کے یہاں موضوعات اور اسالیب کی سطح پر بڑا تنوع اور رنگا رنگی ہے۔ اختر الایمان کا خیال تھا کہ شاعری کو زندگی کا ترجمان ہونا چاہیے ۔ چنانچہ ان کی شاعری میں سیاسی، سماجی، تہذیبی ، اقتصادی، بڑے شہروں کا المیہ، قدروں کی پامالی، معاشرے کے تضادات غرض داخلی اور خارجی زندگی سے مربوط ہر طرح کے موضوعات اور تجربے ان کی شاعری میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ اختر الایمان کی ہر نظم میں ایک نیا موضوع اور ایک نئی سوچ کارفرما دکھائی دیتی ہے۔

اختر الایمان نے نئے موضوعات کے لئے زبان و بیان کے نئے پیرائے اختیار کیے ہیں ۔ چنانچہ ان کے یہاں روایتی لفظیات کے ساتھ ساتھ نامانوس اور کھردرے الفاظ کا استعمال بھی ہے۔ اختر الایمان نے تشبیہوں، استعاروں اور علامتوں کے ذریعہ اپنے ذہنی اور جذباتی کیفیت کی بھرپور ترجمانی کی ہے۔ ان کے استعارے اور علامتیں اجتماعی زندگی اور زمینی حقیقتوں سے گہرا تعلق رکھتی ہیں۔

اردو نظم کی دنیا میں اس عہد نے کئی بڑی شخصیتوں کا مشاہدہ کیا، اختر الایمان کو ہم اسی سلسلے کی آخری کڑی کہہ سکتے ہیں۔ان کے انتقال پر محمود ایاؔز نے اپنے عہد آفریں جریدے سوغات میں لکھا تھا:" جدید شاعری کے قبیلے کا آخری سردار اٹھ